مکمل خود اعتمادی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اس کے آگے جھکتے ہوئے مانگتے ہوئے ہمیں دنیا کی رہنمائی کا کام کرنا ہوگا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 07ء اکتوبر 2022ء بمقام **از مسجد بیت الاکرام** Allen, Texas, U.S.A

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ۔ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الاعراف کی آیات تیس تا بتیس کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ "تُو کہہ دے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات (اللہ کی طرف) سیدھی رکھو۔ اور دین کو اُس کے لیے خالص کرتے ہوئے اُسی کو پکارا کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم (مرنے کے بعد) لوٹو گے۔ ایک گروہ کو اس نے ہدایت بخشی اور ایک گروہ پر گمراہی لازم ہو گئی۔ یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنالیا اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباسِ تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

حضورِ انور نے فرمایا: آج آپ کو اپنی مسجد کی تعمیر کی توفیق مل رہی ہے گو اس کی تعمیر تو کچھ عرصے پہلے مکمل ہو گئی تھی لیکن اس کا رسمی افتتاح آج ہو رہا ہے۔ جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں حصّہ لیا ہے اللہ تعالیٰ اُن سب کو اس مسجد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد آپ نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے بنائی ہو اور اللہ کی رضا انسان تب حاصل کرتا ہے جب اُس کے حکموں پر چلنے والا ہو۔ اس کی عبادت اور حقوق العباد ادا کرنے والا ہو۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنا ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ اس مسجد کو آباد رکھنا، آپس میں پیار و محبت سے رہنا اور رواداری اور بھائی چارے کو فروغ دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ جہاں اسلام کا تعارف کرانا مقصود ہو وہاں مسجد بنادو۔

پس اس مسجد سے اس علاقے میں اسلام کا رسمی تعارف تو ہو جائے گا، تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے لیکن ہر احمدی کو اسلام کی تعلیم کا نمونہ بھی بننا پڑے گا۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں اِن میں اللہ تعالیٰ نے مساجد کے ساتھ منسلک ہونے والوں کی بعض ذمہ داریاں بیان فرمائی ہیں۔ سب سے پہلے تو فرمایا کہ انصاف قائم کرو۔ یعنی مساجد میں آنے والوں کو سب سے پہلے یہ نصیحت فرمائی کہ حقوق العباد کی ادائیگی کے سامان کرو اور اس میں سب سے پہلے انصاف کا قیام ہے۔ اگر کوئی شخص گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش نہیں آتا تو ایسے شخص کے جماعتی کام اور عبادتیں کسی کام نہیں آئیں گی۔ کسی کو اس بات کا فخر نہیں ہونا چاہیے کہ میں بہت نمازیں پڑھنے والا اور جماعتی کام کرنے والا ہوں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتا وہ اللہ کے حق بھی ادا نہیں کرتا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم نے اللہ کے حکموں پر عمل نہ کیا، دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے اپنی حالتوں میں تبدیلی کی کوشش نہ کی تو شیطان تم پر غالب آجائے گا۔ آج کل کے اس دنیاداری کے ماحول میں اس طرف توجہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ مسلمانوں پر زوال تب ہی آیا جب انصاف کو چھوڑ کر خدا کی عبادتوں کو محض دکھاوا بنالیا گیا۔ مساجد کی ظاہری خوب صورتی پر زور دیا گیا اور عبادت کی روح کو فراموش کر دیا گیا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اندرونی طور پر اسلام کی حالت بہت ضعیف ہو گئی ہے اور بیرونی حملہ آور چاہتے ہیں کہ اسلام کو نابود کر دیں۔ ان کے نزدیک مسلمان خنزیروں اور کتوں سے بدتر ہیں۔ اب خدا کی کتاب کے بغیر اور اس کی تائید اور روشن نشانوں کے سِوا ان کا مقابلہ ممکن نہیں اور اسی غرض کے لیے خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔ پس آج مکمل خود اعتمادی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اس کے آگے جھکتے ہوئے مانگتے ہوئے ہمیں دنیا کی رہنمائی کا کام کرنا ہوگا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم ہی ہیں جنہوں نے اسلام کی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ بحال کرنا ہے ہمیں مکمل اعتماد کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر جھکتے ہوئے دنیا کی رہنمائی کا کام کرنا ہوگا کیونکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے ہیں جنہیں دنیا کو زندگی دینے کے لیے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لیے بھیجا ہے۔ اب اس تعلیم پر عمل کر کے ہی نجات ہے۔ آخرت میں انسان اگر خالی ہاتھ جائے تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سامنا کرنا ہوگا اور پھر وہ کیا سلوک کرتا ہے یہ وہ بہتر جانتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ جب ہم دنیا کو اس تفصیل سے ہوشیار کریں گے تو ہمارا ہر قول و فعل بھی اس تعلیم کے مطابق ہو۔ ہماری عبادتوں اور ہمارے حقوق العباد کے معیار بلند ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس وقت اسلام جس چیز کا نام ہے اس میں فرق آگیا ہے۔ اعلیٰ اخلاق کی کوئی حالت

نہیں رہی۔ خدا سے وفاداری اور محبت کالعدم ہو گئے ہیں۔ اب خدا نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اس کو نئے سرے سے زندہ کرے۔ اسلام کی اس حالت کو سنبھالا دینے کے لیے ہم خدا کے بھیجے ہوئے فرستادے کے ساتھ منسلک ہیں۔ آج ہم ہیں جنہوں نے خدا کے ساتھ وفاداری کے معیار قائم کرنے ہیں، اخلاص و وفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کی تکمیل کرنی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ پر کامل توکل ہونا چاہیے کہ ہر کام کا بنانے والا خدا ہے۔ اب اسلام ہی دنیا پر غالب آنے والا مذہب ہے۔ اس کے لیے ہم نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سلطانِ نصیر بننا ہے۔ خدا نے جو وعدے مسیح موعودؑ سے کیے ہیں وہ پورے ہونے ہیں۔ اگر ہم لوگ اس میں معاون بنیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں گے۔ اگر ہم آگے نہ بڑھے تو اللہ تعالیٰ کوئی اور لوگ مدد کے لیے بھیج دے گا کیونکہ کام تو یہ ہونا ہے۔ پس ہمیں اپنی حالتوں، کمیوں اور کمزوریوں کو دُور کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اب یہ زمانہ ہے کہ اس میں ریاکاری، تکبر، نخوت، رعونت وغیرہ تو ترقی کر گئے ہیں اور صفاتِ حسنہ آسمان پر اُٹھ گئے ہیں۔ توکل اور تدبیر کالعدم ہو گئے ہیں لیکن اب خدا کا ارادہ ہے کہ ان کی تخم ریزی ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اس نے اب یہ ارادہ کر لیا ہے کہ نیکیاں ترقی کریں اور برائیاں ختم ہوں۔ پس ہمیں جائزہ لینا چاہیے کہ کیا ہم مسیح موعودؑ کے اس مشن کو پورا کرنے کیلیے، نیکیاں اپنانے اور عبادتوں کے بلند معیاروں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلیے بھرپور کوششیں کر رہے ہیں؟ اگر ہم مخلصانہ عبادات کے ساتھ ایسا نہیں کر رہے تو پھر ان باتوں کے حصول کی خواہش بیکار ہے۔ پس بہت گہرائی سے جائزے لینے، استغفار کرنے اور اپنے اعمال مسلسل اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بجا لانے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اعمال کے لیے اخلاص شرط ہے۔ یہ اُن لوگوں میں ہوتا ہے جو ابدال ہوتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو کہ جو شخص خدا کا ہو جائے خدا اُس کا ہو جاتا ہے۔ پس یہ گُر اپنانے کی ضرورت ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو مہربان ہے کہ ہماری غلطیوں کے باوجود نوازتا ہے۔ یہ جائزہ لیں کہ کس طرح ہم نے خدا کے حق ادا کرنے ہیں اور سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کا حق ادا کریں۔

مسجد بنا کر اس کا حق ادا کریں۔ خالص ہو کر اس میں عبادت کے لیے آئیں۔ دائمی توجہ کے ساتھ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہو گی اور یہ اُسی وقت ہو گا جب اللہ تعالیٰ سے محبت ہو، ایسی ذاتی محبت جو کسی اور سے نہ ہو۔ ایسی محبت ایک انقلاب لے آتی ہے۔ جو لوگ تھوڑی سی دعا کے بعد تھک جاتے ہیں اور جو خدا سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں انہیں ان باتوں پر غور کرنا چاہیے۔ پس صرف ضرورت کے وقت خدا سے مانگنے نہ جائیں بلکہ اللہ

تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا کریں پھر اللہ تعالیٰ ایسے انسان سے محبت کرتا ہے۔ جب یہ دو محبتیں ملتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ایسی بارش برستی ہے جو انسان کے خیال سے بھی بالا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جو لوگ اپنی اصل اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح کھانا پینا اور سو رہنا ہی زندگی سمجھتے ہیں وہ پھر خدا سے دُور ہو جاتے ہیں۔ ذمہ داری کی زندگی یہ ہے کہ عبادت کو اپنا مقصود و مطلوب بنالے۔ موت کا اعتبار نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس بات کو سمجھ لو کہ خدا کی عبادت کرنا تمہارا مقصود ہو۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ رہبانیت اسلام کا منشا نہیں۔ یہ سب کاروبار جو کرتے ہو اس میں خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ پس بڑے غور اور توجہ کا مقام ہے۔ اگر ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا دعویٰ کر کے اپنے مقصد زندگی کو بھول جاتے ہیں تو ہماری بیعت بے فائدہ ہے، ہمارے الفاظ کھوکھلے ہیں۔ پس ہر احمدی کو بڑا غور کرنا چاہئے سوچیں جائزہ لیں اور دیکھیں کہ سارے دن میں کتنے منٹ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو دیتے ہیں اپنے مقصد زندگی کو نہ بھولو۔ اگر ہم ان باتوں کو بھول جاتے ہیں تو پھر ہماری بیعت بے فائدہ ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کل کے اس جدید دور میں پانچ نمازیں ادا نہ کرنے کا جو عذر لوگ پیش کرتے ہیں یہ اسراف ہے اور یہ اسراف اللہ سے دور لے جاتا ہے۔ یوں مسلمان اور احمدی ہونے کے دعوے ہی صرف زبانی دعوے رہ جائیں گے عمل کوئی نہ ہوگا۔ حقیقی مومن دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ اس کے لیے رزق کے دروازے کھول دیتا ہے۔ جو ایسا نہیں کرتا تو اس کو دنیا کی خواہشات کی آگ لگ جاتی ہے جو بجھتی نہیں اور انسان کو بھسم کر دیتی ہے۔ اللہ کی مساجد کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں، ایک نماز کے بعد دوسری کی ادائیگی کی فکر اور انتظار میں رہتے ہیں۔ یہی طریقہ ہے جو مساجد کو آباد کرتا ہے، اپنی اور نسلوں کی تربیت کرنے کا ذریعہ ہے اور اس دَور کی منفی چیزوں سے بچا سکتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس مسجد کے افتتاح سے اب مزید راستے کھلیں گے ان کو بھرپور استعمال کر کے اس مسجد کے آباد کرنے کے لیے لوگوں کو اسلام احمدیت کا پیغام دیں۔ جیسے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ جہاں مسجد بن گئی وہاں اسلام کی بنیاد بن گئی اس لیے اب مسجد بن گئی ہے تو اس کی آبادی کی طرف توجہ دیں کہ مسجد کی آبادی صرف لوگوں کی حاضری سے ہی نہیں بلکہ اخلاص و وفا سے نماز ادا کرنے والوں سے ہوتی ہے۔

حضورِ انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا اللہ کرے کہ اس مسجد کو بنانے والے اس کو حقیقی معنوں میں آباد کرنے والے بنیں اور اس سے اپنی دنیاوی اور اخروی زندگی ہم سنوارنے والے بنیں آمین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔